ilmkidunya
علم کی دنیا

Islamiat (New Book) - 9th Class Islamiat urdu mdeium Mozoaati Motalha

Q1. وفد بنو تیمیم کو بارگاہ رسالت میں حاضری کے کیا اداب سکھائے گئے.

Ans 1: وفد تمیم کا وفد 9 ہجری کے آغاز میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا. یہ لوگ اپنے قیدیوں کو آزاد کرانا چاہتے تھے. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بے آرام کیا. جس میں رسول اکرم رسول اللہ خاتم النبین کی بارگاہ میں حاضری کے آداب سکھائے کہ اپنی آوازوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین کی آواز سے بلند نہ کرو.نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین کو یوں نہ پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو.

Q2. فتح مکہ کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالی وجہہ کو کیا سعادت حاصل ہوئی.

Ans 1: فتح مکہ کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالی وجہہکو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ خانہ کعبہ کو تین سو ساٹھ بتوں سے پاک فرمایا.

Q3. نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خاتم النبین نے عبادت میں میانہ روی کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی کو کیا نصحیت کی؟

Ans 1: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے عبادات میں میانہ روی اور اعتدال اپنانے کا حکم دیا- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی خاتم النبین میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا؛ کیا یہ خبر صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور دن میں روزے رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یہ صحیح ہے-آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ کرو، عبادت بھی کرو اور آرام بھی، روزے بھی رکھو اور کھاؤ پیو بھی، کیوں کہ تمھارے جسم کا بھی تم پر حق ہے. آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے تم سے ملاقات کے لے آنے والوں بھی تم پر حق ہے- بیوی کا بھی تم پر حق ہے.

Q4. عام الوفود کا معنی اور مفہوم بیان کریں-

Ans 1: عام کا معنی"سال " اور وفود جمع ہے وفد کی جس کا معنی لوگوں کی جماعت ہے- عام الوفود سے مراد وہ سال ہے جس میں پورے عرب سے کثرت کے ساتھ وفود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے.فتح مکہ اور غزوہ حنین کے بعد دور دراز علاقوں مین پیغمبر اسلام خاتم النبین اور آپ کے جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہ کے اعلی اخلاق کے چرچے ہوئے اور لوگوں میں یہ شوق پیدا ہوا کہ ہم بھی اسلام کے بارے میں سمجھ بوجھ حاصل کریں لہذا بہت سے علاقوں سے جوق در جوق وفودحاضر ہونے لگے.

Q5. عبادات میں اعتدال اور میانہ روی سے کیا مرا دہے.

Ans 1: دین اسلام عبادات میں بھی میانہ روی اور اعتدادل کا حکم دیتا ہے- عبادت میں میانہ روی سے یہ مراد ہے کہ انسان اللہ تعالی کی عبادت بھی کرے، اس کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرے اور ساتھ ساتھ اپنی صحت اور ضرورتوں کا بھی خیال رکھے- انسان اگر زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالی اور اس کے رسول خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے مطابق گزاراتا ہے تو وہ لمحہ بھی عبادت شمار ہوگا.

Q6. فتح مکہ کا واقعہ کب پیش آیا؟

Ans 1: 6 ہجری میں صلح حدیبیہ کے موقعے پر عرب قبائل میں سے بنو خزاعہ مسلمانوں کے حلیف بنے ، بنوبکر نے قریش مکہ کا ساتھ دینے کا اعلان کیا اور یہ معاہدہ ہوا کہ فریقین دس سال تک ایک دوسرے سے جنگ نہیں کریں گے لیکن اٹھارہ ماہ بعد بنو بکر نے اچانک صلح کا معاہدہ توررتے ہوئے، بنو خزاعہ پر حملہ کردیا اور حرم کعبہ میں بھی بنوخزاعہ پر لڑائی مسلط کی.

Q7. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین کا بہن بھائیوں کے ساتھ حسن سلوک تحریرکریں-

Ans 1: آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین کے سگے بہن بھائی نہیں تھے- آپ خاتم النبین کی رضاعی بہن حضرت شیما نبی کریم خاتم النبین کو گود میں کھلایا کرتی تھیں اور

پنگھوڑے میں لوریاں دیتی تھیں-امیر حمزہ رضی اللہ تعالی کے رضاعی بھائی بھی تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دوہرے رشتے کی وجہ سے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی کے لیے بہت شفقت اور محبت کے جذبات رکھتے تھے- ہمیشہ حسن سلوک سے پیش آتے تھے- اعلان نبوت سے پہلے آپ خاتم النبین کے دوستوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی ، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالی اور حضرت ضماد بن ثغلبہ رضی اللہ تعالی سر فہرست ہیں- یہ تمام احباب نہایت ہی بلند اخلاق اور باوقار لوگ تھے، آپ کے اپنے دوستوں سے تجارتی تعلقات بھی تھے-

---

Q8. غزوہ حنین میں حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنے کفارہ کو واصل جہنم کیا؟

Ans 1: غزوہ حنین میں حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہ نے تنہا تیس مشرکوں کو قتل کیا، جبکہ مرنے والے کفار کی کل تعداد تین سو زائد تھی- اس غزوہ مین چار مسلمان شہید ہوئے.

Q9. قرآن مجید میں کن دو غزوات کا نام زکر ہوا ہے.

Ans 1: غزوہ حنین اور غزوہ بدر ہی دو غزوات ہیں، جن کے نام قرآن مجید میں ائے ہین-

---

Q10. غزوہ حنین کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین نے مسلمانوں میں حوصلہ پیدا کرنے کے لیے کیا ارشاد فرمایا.

Ans 1: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی کی زات پر بھروسہ اور یقین کام لتھا کہ اللہ تعالی ہماری ضرور مدد فرمائے گا اور دین اسلام کا غلبہ حاصل ہوگا.